محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن خارجة بن زید بن ثابت قال دخل نفرٌ علی زید بن ثابتٍ فقالوا له حدثنا احادیث رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال کنت جاره فکان اذا نزل علیه الوحی بعث الی فکتبته له فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرها معنا و اذا ذکرنا الآخرة ذکرها معنا و اذا ذکرنا الطعام ذکره معنا فکل هذا احدثکم عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم (ترمذی)

خارجہ روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ان کے والد حضرت زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں سنائیے۔ انھوں نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ جب آپ پر وحی آتی تو مجھے بلا بھیجتے، میں جاکر لکھ دیتا۔ پھر جب ہم دنیا کا تذکرہ کرتے تو آپ بھی اس میں ہمارے ساتھ شریک ہو جاتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر فرمانے لگتے۔ پھر جب ہم کھانے پینے کا ذکر کرتے تو آپ اس میں بھی شریک رہتے۔ (حضرت زید نے کہا) یہ ساری باتیں میں تم لوگوں سے آں حضرت ہی کی بیان کر رہا ہوں۔

آں حضرت اللہ کے محبوب پیغمبر تھے، خاتم الانبیا اور افضل الرسل تھے، لوگوں سے ملتے جلتے تھے، پڑوسیوں سے بہتر مراسم رکھتے تھے، گھر والوں سے عمدہ تعلقات رکھتے تھے اور ہر ایک سے اس کی ذہنی اور فکری سطح کے مطابق گفتگو فرماتے تھے۔ اس ضمن میں متعدد واقعات احادیث کی کتابوں میں مرقوم ہیں، جن میں ایک واقعہ مسطورہ بالا حدیث میں بیان ہوا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، ساتھ ہی انھیں یہ شرف بھی حاصل تھا کہ ان کا شمار کاتبینِ وحی کی برگزیدہ جماعت میں ہوتا تھا۔ علاوہ ازیں وہ آں حضرت کے شرفِ ہمسائگی سے بھی بہرہ مند تھے۔ صحابیت، کتابتِ وحی اور ہمسائگی، یہ تین خصوصیات جس شخص کو میسّر ہوں ظاہر ہے اس کا درجہ بہت ہی بلند ہوگا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ

کے کئی پہلوؤں سے آگاہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ واضح کرتے ہیں کہ وہ حضور کی زندگی کے بہت سے گوشوں سے باخبر تھے۔

پیغمبر کے بارے میں یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی زندگی دنیا کے لیے نمونے کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے لیل ونہار کا ہر گوشہ لوگوں کے سامنے ہوتا ہے۔ پیغمبر کوئی راہب یا گوشہ گیر عبادت گزار نہیں ہوتا کہ لوگوں سے قطع تعلق کر کے بیٹھ جائے اور اپنے شب و روز کا مشغلہ صرف ایک خاص قسم کی عبادت اور تسبیح و تہلیل کو قرار دے لے۔ پیغمبر کی زندگی کا ہر پہلو واضح اور نمایاں ہوتا ہے۔ اس پر اللہ کی طرف سے وحی بھی نازل ہوتی ہے۔ وحی کی روشنی میں وہ خود بھی لوگوں کو احکام جاری کرتا اور انھیں راہِ ہدایت دکھاتا ہے۔ وہ خود بھی عبادت کرتا اور لوگوں کو بھی عبادت کی تلقین کرتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ دنیا کے معاملات کے بارے میں بھی باتیں کرتا ہے۔ عقبی و آخرت کے مسائل بھی اس کی مجلس میں زیرِ بحث آتے ہیں۔ کھانے پینے اور اکل و شرب کی باتیں بھی مجلسِ نبوت میں ہوتی ہیں۔ یعنی پیغمبر کی شخصیت کسی ایک معاملے میں محدود ہو کر نہیں رہ جاتی۔ جیسا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ ہر ضروری مسئلے پر بحث فرماتے، اس پر غور و فکر کرتے اور لوگوں کو اس کے متعلق مفید مشوروں سے نوازتے۔

غور کیا جائے تو رسول کا کمال بھی یہی ہے کہ وہ لوگوں کی گفتگو میں شریک ہو اور ان کے درپیش مسائل کو موضوعِ بحث ٹھہرائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا، آپ کی مجلس میں ہر قسم کے مسائل پر بحث ہوتی اور آپ اس میں باقاعدہ حصہ لیتے، اور یہی نبوت کا درجہ کمال ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ ہر نیک اور بڑے آدمی کو لوگوں کے معاملات میں دلچسپی لینی چاہیے اور ان کی غمی خوشی میں شریک ہونا چاہیے۔ جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے دنیا و آخرت کی باتیں کرتے اور کھانے پینے کے مسائل پر گفتگو فرماتے تھے تو آپ کے اطاعت گزاروں کو تو بالخصوص اس کا خیال رکھنا چاہیے اور اپنے علاقے، شہر اور ملک کے لوگوں سے باہمی مسائل کے بارے میں تبادلۂ خیالات کرنا اور ان کی ضروریات کا پتا کرتے رہنا چاہیے۔